يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي
السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ
الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ (۲۰۸)

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یاعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدد

کے الفاظ کہنا شریعتِ مطہرہ کی روشنی میں

عبدالقدوس سلفی

محمد صدیق کرنائی
سکریٹری
سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں وکشمیر
جمعیۃ منزل بربرشاہ، سرینگر ۱۹۰۰۰۱ (کشمیر)

برائے مفت تقسیم

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى
السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ
الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۰۸﴾

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدد

کے الفاظ کہنا شریعت مطہرہ کی روشنی میں

عبدالقدوس سلفی

محمد صدیق کرنانی
سکریٹری
سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں وکشمیر
جمعیۃ منزل بربرشاہ، سرینگر ۱۹۰۰۰۱ (کشمیر)

برائے مفت تقسیم

عرضِ ناشر

ہماری زندگی کے دو اصول

کتاب اللہ ــــ سنتِ رسولؐ

اسی اصول کو زندگی کے ہر گوشے میں رائج کرنے کے
لئے "سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں و کشمیر"
تعلیم، تربیت، لٹریچر اور تبلیغ سے ایمان و عمل کی اصلاح
کے لئے ہر لمحہ منزلِ مقصود کی طرف گامزن ہے۔

اس نیک مقصد کی تکمیل میں کیا آپ بھی ہمارا
ساتھ دے سکتے ہیں؟۔

والسلام

سکریٹری سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ
جموں و کشمیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرکیہ پکار

بشیر: السلام علیکم ورحمۃ اللہ

اسلم: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آیئے! بھائی کیسے آنا ہوا؟

بشیر: آج میں نے ایک نئی بات سنی ہے۔

اسلم: کون سی؟

بشیر: میں نے سنا ہے کہ آپ اہل حدیث حضرات، سوائے اللہ تعالےٰ کے کسی کو بھی نہیں مانتے۔ نہ رسول ؐ کو مانتے ہیں نہ صحابہ کرام رضؓ کی عزت کرتے ہیں اور نہ بزرگوں کا نام لیتے ہیں بلکہ جو بھی رسول ؐ کا نام لے اور اولیاء کرام کی عزت کرے اس پر مشرک ہونے کا فتویٰ لگا دیتے ہیں۔

اسلم: ارے بھائی کونسا مسلمان ایسا ہے جو مسلمان بھی کہلائے اور رسول ؐ اور صحابہؓ کا نام لینا گوارا نہ کرے۔ بزرگوں کا نام لینا ان کی عزت واحترام کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ ہم تو کلمہ بھی جب پڑھتے ہیں تو اس میں محمدؐ رسول اللہ کے الفاظ کہتے ہیں نہ کہیں تو کافر ہو جائیں اسی طرح اذان دیتے وقت بھی اور ہر نماز میں درود شریف میں حضور علیہ السلام کا نام تو آتا ہے۔ ہمارا تو عقیدہ یہ ہے کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا رہنما نہ بنائے گا جنت کی بو تک

دے سکے گا۔ حقیقت میں تو یہی اللہ کی توحید ہے اور یہی ان کی محبت اور
ہمارے نبیﷺ معیارِ حق ہیں۔ اولیاء اور صالحین امت محمدیہ کی تعلیمات یہی ہیں
کہ ان کی عزت و احترام کریں اور جو ہم پر فرض ہے بجا لائیں ان کا نام ادب سے

بشیر:۔ تو پھر آپ یا رسول اللہ، یا علی مدد، یا غوث الاعظم وغیرہ کیوں نہیں کہتے

اسلم:۔ یا رسول اللہ کہنا یا علی مدد کہنا یا حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ الرحمٰن کا نام لینا بلکہ ان کو پکارنا بھی شرک ہے۔

بشیر:۔ کیا یا رسول اللہ، یا علی مدد کہنا شرک ہے۔

اسلم:۔ بالکل یہی تو شرک ہے جو مشرکین مکہ کیا کرتے تھے۔

بشیر:۔ وہ کیسے، وہ تو بتوں کی پوجا کیا کرتے تھے اس لئے مشرک تھے۔ ہم کوئی بتوں کی عبادت کرتے ہیں؟

اسلم:۔ تو کیا صرف بتوں کی پوجا شرک ہے یا ہر چیز کا پوجا جانا شرک ہے۔

بشیر:۔ اوہ! تو اللہ کے سوا ہر چیز کی پوجا غلط ہے لیکن یا رسول اللہ کہنا تو غلط نہیں۔

اسلم:۔ کیا آپ یہ بھی مانتے ہیں کہ رسول اللہ کو پکارنا شرک ہے۔

بشیر:۔ یہ تو نہیں۔

اسلم:۔ یہ کیسے نہیں کیا کلمہ نہیں پڑھتے؟

بشیر:۔ کیوں نہیں، بالکل پڑھتا ہوں۔

اسلم:۔ ذرا کلمہ پڑھ کر اس کا لفظی ترجمہ کیجئے۔

بشیر:۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ یعنی اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں

اسلم:۔ اب آپ ذرا اس لفظ پر غور کریں کہ اللہ کے سوا میں کیا کیا چیزیں آتی ہیں کیا رسول اللہ ﷺ اللہ کے سوا نہیں؟

بشیر:۔ بالکل اللہ کے سوا ہیں۔

اسلم:۔ تو پھر آپ نے کلمہ طیبہ میں یہی تو اقرار کیا ہے کہ اللہ کے سوا یعنی خواہ رسول ہی کیوں نہ ہو اس کی عبادت درست نہیں، جس طرح بتوں کی عبادت شرک ہے ویسے ہی

رسول کی عبادت یا کسی کائنات کی اور چیز کی عبادت بھی شرک ہے۔

بشیر:۔ لیکن یا علی مدد کہنے میں کون سا حرج ہے۔

اسلم:۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں عبادت کسے کہتے ہیں؟ کیونکہ یہ ایسا لفظ ہے جو اللہ کے علاوہ کسی ہستی کے لیے نا قابل استعمال ہے۔

بشیر:۔ یہی کہ نماز، روزہ، حج وغیرہ یہ کام عبادت ہی کہلاتے ہیں۔

اسلم:۔ کیا دعا کرنا عبادت نہیں ہے؟

بشیر:۔ دعا کرنا عبادت کیا، عبادت کا مغز ہے۔

اسلم:۔ اور دعا کسے کہتے ہیں اور دعا کس مقصد کے لیے کی جاتی ہے۔

بشیر:۔ دعا کا مطلب تو کسی کو پکارنا، بلانا اور طلب کرنا ہی ہے۔

اسلم:۔ جب اللہ سے آپ دعا کرتے ہیں تو آپ کا کیا مقصد ہوتا ہے۔

بشیر:۔ یہی کہ اللہ ہماری مدد فرمائے ہماری حاجات اور مشکلات کو دور فرمائے۔

اسلم:۔ بس جس انداز میں اللہ سے مدد مانگی جاتی ہے اور اس سے دعا کی جاتی ہے اور اسے مدد کیلئے پکارا جاتا ہے اور عجز وانکساری کا جو انداز اس کے سامنے ہم پیش کرتے ہیں کسی دوسری ہستی کے سامنے ایسی ہی کیفیت میں پیش ہونا اس ہستی کی عبادت کرنا ہی ہے جو کہ شرک ہے لہذا یا علی مدد کہنا حضرت علی المرتضیٰ کا نام لینا نہیں بلکہ ان کو مدد کے لئے پکارنا ہے اور یہی پکار عبادت ہے۔ بس یا علی مدد کہنا حضرت علی کی عبادت کرنا ہے اور یا اللہ مدد کہنا اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے حضرت علیؓ کا نام آپ بے شمار مرتبہ لیں تو کوئی اعتراض کی بات نہیں ہے لیکن حضرت علیؓ کو یا کسی دوسری برگزیدہ ہستی کو پکارنا تو شرک ہوگا اور یہ اللہ تعالیٰ کی بھی توہین ہے اور اس ہستی کی بھی۔

بشیر:۔ آپ بھی تو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے لوگوں سے مشکلات کے وقت مدد طلب کرتے ہیں۔

اسلم:۔ مثلاً کس طرح؟

بشیر:۔ اگر آپ بیمار ہوں تو ڈاکٹر کے پاس جائیں گے آپ پانی نہ بھر سکتے ہوں تو آپ کسی کو

پکاریں گے تاکہ وہ آپ کو پانی پلائے زندگی میں تو آپ ایک دوسرے سے چھوٹی بڑی مشکلات کے سلسلے میں مدد حاصل کرتے ہیں تو اگر ہم حضرت علی کو مدد کے لیے پکاریں تو ہم مشرک۔ اگر آپ اپنے دوست و احباب کو مدد کے لیے بلائیں تو آپ بڑے توحید پرست؟

اسلم: روزمرہ زندگی میں ایک دوسرے کو بلانے پکارنے مدد حاصل کرنے میں کوئی اختلاف نہیں۔ اس قسم کی مدد تو ایک کافر سے بھی حاصل کی جا سکتی ہے مثلاً ایک مسلمان بیمار ہے اگر وہ علاج کے لیے کسی ہندو ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے تو اُس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ ڈاکٹر اس کا مشکل کشا ہے اگر کوئی شخص کسی کافر کو کہے کہ مجھے پانی پلا دو اور وہ پلا دے تو کوئی بھی شخص یہ نہیں کہتا کہ وہ کافر اس آدمی کا مشکل کشا بن گیا ہے اس طرح تو پھر ہر کافر ہندو غیر مسلم نیک اور بد سب مشکل کشا ٹھہریں گے۔

بشیر: جب ایک کافر سے مدد طلب کرنے سے آدمی مشرک نہیں ہوتا پھر ایک نبی یا ولی سے مدد مانگنے میں کیا حرج ہے؟

اسلم: میرے بھائی! صرف مدد طلب کرنا شرک نہیں۔ ہم نے کب کہا ہے کہ آپ مدد نہ مانگیں۔ میں بھی آپ سے مدد حاصل کر سکتا ہوں۔ مگر یہ مدد اسباب کے تحت ہوگی جو کہ آپ کے زندگی کے اختیارات سے وابستہ ہے۔ مثلاً اگر میں آپ سے کہوں کہ مجھے پانی پلاؤ تو آپ مجھے پانی پلا سکتے ہیں اور اگر آپ میرے سامنے موجود نہیں ہیں اور پھر میں آپ کو پکارتا ہوں اور آپ سے مخاطب ہو کر کہتا ہوں کہ اے میرے دوست مجھے پانی پلا دیجیے تو کیا خیال ہے یہ میری عقلمندی ہے گی۔ یا تو میں یہ خیال کرتا ہوں کہ آپ کو دور اور نزدیک سے سننے اور دیکھنے کے تمام اختیارات حاصل ہیں اور اس مرحلہ پہ آدمی شرک کی حدود میں داخل ہونے لگتا ہے۔

زندگی میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی صحابہ کرام سے مدد حاصل کرتے تھے یہ مدد تعاون کی ایک قسم تھی تو کیا آپ صحابہ کرام رض کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مشکل کشا تصور کریں گے؟ جو تصور مشکل کشائیت اور حاجت روائی کا آپ کے

ذہن میں ہے وہ بالکل مشرکانہ ہے اور اسی عقیدے کی بنا پر آپ یا علی مدد کہتے ہیں اور یا رسول اللہ کے نعرے لگاتے ہیں۔ اس قسم کی غائبانہ پکار سے اللہ تعالیٰ نے سخت منع فرمایا ہے کیونکہ غائبانہ پکار عبادت ہے اور عبادت اللہ کے سوا کسی دوسری ہستی کے لیے جائز نہیں اگر آپ اللہ کو پکارتے ہیں تو اللہ کی عبادت کر رہے ہیں۔ اور اگر اللہ کے سوا کسی دوسری ہستی کو پکارتے ہیں تو اس ہستی کی عبادت کر رہے ہوتے ہیں۔

بشیر: کیا اللہ کو پکارنا اس کی عبادت ہے؟

اسلم: بالکل یہ تو نص قرآنی سے ثابت ہے (یہ دیکھیے)

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴿﴾	اور تمہارے رب نے کہا کہ تم مجھے پکارو میں تمہاری درخواست قبول کروں گا اور جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے پکارنے کو عبادت کہا ہے، ذرا غور کریں کہ پہلے کہا گیا تم مجھے پکارو۔ پھر کہا گیا کہ جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں یعنی مجھے پکارتے نہیں بڑائی کرتے ہیں۔ یعنی پکارنے کو عبادت کہا اور نہ پکارنے کو بڑائی اور تکبر کہا ہے اور خود جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس کی تفسیر آئی ہے کہ آپ نے فرمایا الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ یعنی دعا ہی تو عبادت ہے اور پھر مذکورہ بالا آیت پڑھی۔ قرآن مجید میں اس سے زیادہ واضح ایک دوسرے مقام پر نہایت جامع آیت موجود ہے۔ اگر آپ اسی آیت پر تدبر کر لیں تو مسئلہ بالکل واضح ہو جائیگا۔

وہ آیت ملاحظہ فرمایئے۔

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ مَن لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَن دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ وَإِذَا	اور اس شخص سے بڑھکر اور کون گمراہ ہو سکتا ہے جو اللہ کے سوا ایسی ہستیوں کو پکارتا ہے جو کہ قیامت تک اسے جواب

حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَآءً وَّكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ پ۲۶ سورہ احقاف (آیت نمبر ۵، ۶)

نہ دے سکیں بلکہ وہ تو ان (پکارنے والوں کی) پکاروں سے غافل ہیں اور پھر جب حشر کے میدان میں تمام لوگوں کو جمع کیا جائے گا وہ ہستیاں (جن کو مشرک لوگ پکارا کرتے تھے) ان کی دشمن ہو جائیں گی اور ان کی عبادت (جو کہ وہ انہیں پکارا کرتے تھے) کا انکار کر دیں گی۔

اس آیت سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوتے ہیں :

(۱) اللہ کے سوا ایسی ہستیوں کو پکارنا جو کہ قیامت تک جواب دینے کی صلاحیت نہ رکھتی ہوں، گمراہی کا اعلیٰ ترین درجہ ہے۔

(۲) قیامت کے دن ایسی ہستیوں کو جب ان کے پکارنے والوں کے سامنے کیا جائے گا تو فوراً ان کی اس حرکت یعنی پکار کا انکار کر دیں گے۔ اس مقام پر پکار کو اللہ تعالیٰ نے عبادت فرمایا ہے۔ یوں کہا ہے کہ وہ ان کی عبادت کا انکار کریں گے ظاہر ہے کہ عبادت ان کی یہی تھی کہ وہ انہیں دنیا میں پکارتے رہے تھے۔

بشیر: یہ آیت تو بتوں کے بارے میں ہے یہ تو ہم بھی مانتے ہیں کہ بتوں کی پوجا شرک ہے۔

اسلم: وہی پرانی اور جہالت کی بات ارے اللہ کے بندے اس آیت میں کہاں لکھا ہے کہ بُت کو پکارنا گمراہی ہے بلکہ یہاں تو اللہ کے سوا کسی کو بھی (خواہ کوئی ہو) پکارنا گمراہی کہا گیا ہے۔ اور یہ تصور بھی آپ کے ذہن میں غلط ہے کہ مشرکین مکہ بتوں کی عبادت کرتے تھے حالانکہ وہ بتوں کی نہیں بلکہ جن ہستیوں کے بُت تھے ان کی عبادت کرتے تھے۔ جس طرح آج کل آپ بزرگوں کی قبر بنا لیتے ہیں اور قبر پر جا کر جب آپ مانگتے ہیں تو آپ دراصل قبر سے نہیں مانگ رہے ہوتے بلکہ جو ہستی اس قبر کے اندر ہے اس کو مخاطب ہوتے ہیں۔ قبر تو ایک نشان ہوتا ہے۔ اسی طرح جو لوگ تعزیہ بنا کر اس کا عزت و احترام کرتے ہیں اور اس کو مشکل کشا تصور کرتے ہیں تو وہ اس تعزیہ کی لکڑی کی عزت نہیں کرتے اور نہ ہی

اس لکڑی کو حاجت روا سمجھتے ہیں بلکہ جس ہستی کا یہ تعزیہ ہے مقصد اس کی عظمت ہوتا ہے۔ تعزیہ کو بطور نشان سامنے رکھا جاتا ہے اور مرادیں امام حسینؓ سے مانگی جا رہی ہوتی ہیں۔

مشرکین مکہ اتنے بے وقوف نہ تھے کہ وہ پتھروں کی پوجا کرتے بلکہ پتھروں سے وہ بُت بناتے اور خاص نشانی بنا کر سامنے رکھتے تھے اور پھر ان سے حاجتیں طلب کرتے تھے۔

بشیر: اچھا تو وہ بُت کن ہستیوں کے تھے۔؟

اسلم: یہی تو آپ کو معلوم نہیں اگر آپ کو یہ حقیقت معلوم ہوتی تو آج آپ شرک کی غلاظت سے پاک ہوتے۔ خانہ کعبہ کے اندر جو بُت رکھے گئے تھے وہ گزشتہ انبیاء اولیاء صالحین کے بُت تھے مثلاً ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کے بت اور حضرت عیسیٰ اور بی بی مریم علیہما السلام وغیرہ کے بُت بھی خانہ کعبہ میں رکھے ہوئے تھے (وہ گزشتہ انبیاء، اولیاء، صالحین کے بُت تھے) ان بتوں کے سامنے ان کی عجز وانکساری دراصل اس ہستی کے سامنے عجز وانکساری تھی جس کا وہ بُت تھا،

اور بعض مشرکوں کا تو عقیدہ اس قدر بھی تھا کہ وہ کہتے تھے ہم ان (بتوں) کی پوجا نہیں کرتے بلکہ ہم ان کے پاس اس لیے جاتے ہیں تاکہ وہ ہمیں اللہ کے قریب تر کر دیں۔ چنانچہ سورۂ زمر کی آیت نمبر ۳ میں ارشاد ہے: مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى الخ یعنی ہم ان کی عبادت نہیں کرتے مگر اس لیے کہ یہ ہمیں اللہ کے قریب کرتے ہیں وہ بھی آپ کی طرح بزرگوں کو (جن کے بُت تھے) اللہ کے قرب کا وسیلہ سمجھتے تھے، پس فرق صرف یہ ہے کہ انہوں نے بزرگوں کے بُت بنا کر سامنے رکھ لیے تھے اور آج کل آپ لوگوں نے مزارات اور اونچی قبریں بنا کر ان کا وسیلہ تو در کنار ان سے مانگنا شروع کر دیا۔ مشرکین کے متعلق تو واضح لفظوں میں قرآن مجید میں دوسرے

مقام پر آیا ہے:

وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَضُرُّھُمْ وَ لَا یَنْفَعُھُمْ وَ یَقُوْلُوْنَ ھٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰہِ (سورہ یونس ۱۸)

اور یہ لوگ ایسی ہستیوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ انہیں تکلیف دے سکتی ہیں نہ نفع پہنچا سکتی ہیں اور یہ لوگ کہتے ہیں یہ ہستیاں اللہ کے پاس ہماری سفارش کرتی ہیں۔

بشیر: واقعی ہمیں تو کچھ بھی پتہ نہیں اگر مشرکین مکہ سے ہم آج اپنا موازنہ کریں تو کوئی خاص فرق دکھائی نہیں دیتا۔ باتیں تو آپ کی درست ہی معلوم ہوتی ہیں۔؟؟؟

اسلم: بس یہی وجہ تھی جس کی وجہ سے مکہ والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کیا کرتے تھے۔ ابولہب جس نے آپؐ کی ولادت باسعادت کے موقع پر فرحت کی اور ایک لونڈی کو بھی آزاد کر دیا تھا مگر جب آپ کا پیغام توحید سُنا تو فوراً دشمن ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا معیار میلاد منانا اور آپؐ کا نام چوم چوم کر آنکھوں پر رکھنا نہیں۔ اصلی بات تو حضور علیہ السلام کے پیغام کو سمجھنا ہے۔ اگر روضۂ رسولؐ کی زیارت کرنے والا جنتی ہو جاتا ہے تو پھر وہ لوگ تو زیادہ جنت کے حقدار ہیں جنہوں نے حضور علیہ السلام کے وجودِ مبارک کو بچشم خود دیکھا۔ اصلی چیز ایمان خالص ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنی محبت کا معیار بتاتے ہیں:

مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ

جس نے میرے طریقے سے محبت کی پس اس نے مجھ ہی سے محبت کی

تمام قریش مکہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زبردست محبت تھی آپ کو دنیا کی سرداری دینے کے لیے تیار تھے لیکن امام کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرتِ ایمانی نے پیغامِ توحید میں ذرا بھی شرک کی ملاوٹ نہیں ہونے دی۔ کیسی بات بالکل صاف ہے شرک سے بڑا ظلم دنیا میں نہیں

ہے۔ چوری ڈاکہ زنا یہ بھی ظلم ہیں لیکن ظلم عظیم نہیں۔ شرک کو تو ظلم عظیم کہا گیا ہے اور پھر مشرک کے لیے ہمیشہ ہمیشہ جنت کے دروازے بند ہیں۔

بشیر: بھئی آپ نے تو مجھے ڈرا دیا۔

اسلم: آپ بڑے خوش قسمت ہیں کہ ڈر گئے ہیں۔ آپ آج ہی توبہ کیجیے اور توحید خالص کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیجیے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ، اللہ پاک آپ کو ضرور جنت میں داخل کر دے گا۔

بشیر: آپ کی بڑی مہربانی مجھے آپ نے مسئلہ واضح کر کے سمجھا دیا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ میں تو آئندہ یہ پیغام اپنے تمام احباب تک پہنچا دوں گا اچھا السلام علیکم

اسلم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ!

مشرکین عرب کے بتوں کی دنیا

سورۂ نجم میں پ۲۷ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

اَفَرَاَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی ۝ وَ مَنٰوۃَ الثَّالِثَۃَ الْاُخْرٰی ۝ اَلَکُمُ الذَّکَرُ وَلَہُ الْاُنْثٰی ۝ تِلْکَ اِذًا قِسْمَۃٌ ضِیْزٰی ۝	کیا تم نے لات عزیٰ کو دیکھا؟ اور منات تیسرے پچھلے کو کیا تمہارے لیے لڑکے اور اللہ کے لیے لڑکیاں ہیں؟ یہ تو اب بڑی بے انصافی کی تقسیم ہے۔

إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ ۚ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْأَنْفُسُ ۖ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنْ رَبِّهِمُ الْهُدَىٰ

در اصل یہ صرف نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے گھڑ لیے ہیں۔ اللہ نے ان کی کوئی سند نہیں اتاری یہ لوگ تو صرف اٹکل اور اپنی نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں یقیناً ان کے رب کے پاس سے ان کے پاس ہدایت آچکی۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ مشرکوں کو ڈانٹ رہا ہے کہ وہ بتوں اور خدا کے سوا دوسروں کی پوجا پاٹ کرتے ہیں اور جس طرح خلیلؑ خدا نے بحکم خدا خانۂ خدا بنایا ہے یہ لوگ اپنے معبودانِ باطل کے پرستش کدے بنا رہے ہیں لاتؔ ایک سفید پتھر منقش تھا جس پر قبّہ بنا رکھا تھا۔ غلاف چڑھائے جاتے تھے مجاور محافظ اور جاروب کش مقرر تھے اس کے آس پاس کی جگہ کو مثل حرم کے حُرمت اور بزرگی والی سمجھتے تھے اہل طائف کا یہ بتکدہ تھا۔ قبیلۂ ثقیف اس کا پجاری اور متولی تھا۔ قریش کے سوا یہ باقی سب لوگوں پر فخر جتایا کرتے تھے۔

ابن جریرؒ فرماتے ہیں ان لوگوں نے لفظ اللہ تعالیٰ سے لاتؔ بنایا تھا گویا اس کا مؤنث بنایا تھا۔ ایک قرأت میں لفظ لاتّ تؔ کی تشدید کے ساتھ ہے یعنی گھولنے والا۔ اس کو لات اس معنے میں کہتے ہیں۔ یہ ایک نیک شخص تھا موسم حج میں حاجیوں کو ستّو گھول کر پلاتا تھا اس کی وفات کے بعد لوگوں نے اس کی قبر پر مجاورت شروع کی رفتہ رفتہ اس کی پوجا ہونے لگی۔

اسی طرح لفظ عزّٰی لفظ عزیز سے لیا گیا ہے۔ مکہ اور طائف کے درمیان نخلہ میں ایک درخت تھا اس پر بھی قبہ بنایا تھا۔ چادریں چڑھی ہوئی تھیں۔ قریش اس کی عظمت کرتے تھے۔ ابو سفیان نے احد والے دن بھی کہا تھا "ہمارا عزّٰی ہے تمہارا عزّٰی نہیں" جس کے جواب میں حضور صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہلوایا تھا" اللہ ہمارا والی ہے اور تمہارا والی کوئی نہیں۔"

مکہ اور مدینہ کے درمیان قدید کے پاس مشلل میں منات تھا قبیلہ خزاعہ اور خزرج جاہلیت میں اس کی بہت عظمت کرتے تھے یہیں سے احرام باندھ کر حج کعبہ کو جاتے تھے۔ ان کے علاوہ اور بھی سینکڑوں بت اور تھان تھے جن کی عرب لوگ تعظیم و تکریم کرتے تھے اور پوجتے تھے۔ ان مقامات کا لوگ طواف بھی کیا کرتے تھے۔ قربانیوں کے جانور وہاں لے جاتے اور ان کے نام پر چڑھاوے چڑھاتے اور ذبح کرتے تھے۔ اس کے باوجود یہ سب لوگ خانہ کعبہ کی عظمت اور حرمت کے قائل تھے۔ اسے مسجد ابراہیم مانتے تھے۔

سیرۃ ابن اسحاق میں ہے کہ قریش اور بنو کنانہ عزیٰ کے پجاری تھے اس بت کے توڑنے کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالدؓ بن ولید رضی اللہ عنہ کو بھیجا تھا۔ یہ واقعہ فتح مکہ کے بعد کا ہے۔ خالدؓ نے اس کو ٹکڑے کر دیا اور کہتے تھے یا عزیٰ کفرانک لا سبحانک۔ اِنّی رأیت اللہ قد اھانکِ" اے عزیٰ میں تیرا منکر ہوں تیری پاکی بیان کرنے والا نہیں ہوں، میرا ایمان ہے کہ تیری عزت کو خدا نے خاک میں ملا دیا ہے۔" یہ بت ببول کے تین درختوں پر تھا۔ وہ درخت کاٹ ڈالے قبہ ڈھا دیا اور واپس آکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی آپؐ نے فرمایا تم نے کچھ نہیں کیا واپس جاؤ۔ حضرت خالدؓ کے دوبارہ تشریف لے جانے پر وہاں کے محافظ اور نگران مجاورں اور متولیوں نے بڑے مکر فریب اور دجل کیے۔ خوب غل مچا مچا کر یا عزیٰ عزیٰ کے نعرے لگائے حضرت خالدؓ نے دیکھا ایک ننگی عورت ہے جس کے بال بکھرے ہوئے ہیں اور اپنے سر پر مٹی ڈال رہی ہے۔ اپنی تلوار کے ایک ہی وار سے

اسے ختم کر دیا اور واپس آکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی۔ آپؐ نے فرمایا عزیٰ یہی تھی۔

لات قبیلہ ثقیف کا بُت تھا اس کے ڈھانے کے لیے آپؐ نے حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کو بھیجا اور حضرت ابوسفیان کو ہمراہ بھیجا تھا جنہوں نے اس کو گرا کر اس کی جگہ مسجد بنا دی۔

مناۃ اوس وخزرج اور اُن کے ہم خیال لوگوں کا بُت تھا یہ مشلل کی طرف سمندر کے کنارے قدید میں تھا۔ یہاں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوسفیان رضؓ کو روانہ کیا جنہوں نے اسے ریزے ریزے کر دیا۔

ذوالخلصہ نامی بُت خانہ اوس اور خثعم اور بجیلہ کا تھا جو لوگ ان کے ہم وطن تھے۔ یہ تبادلہ میں تھا اسے یہ لوگ کعبہ یمانیہ کہتے تھے مکہ کے کعبہ کو کعبۂ شامیہ کہتے تھے۔ یہ حضرت جریر بن عبداللہ بجلیؓ کے ہاتھوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے فنا ہوا۔

فلس نامی بُت خانہ قبیلہ طے اور ان کے آس پاس کے عربوں کا تھا۔ یہ جبل طے میں سلمیٰ اور اجا کے درمیان تھا۔ اس کے توڑنے پر حضرت علیؓ مامور تھے آپ نے اسے توڑا اور یہاں سے دو تلواریں لے گئے تھے ایک رسوب دوسری مخذم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دونوں تلواریں انہی کو دے دیں۔

قبیلہ حمیر اور اہل یمن نے اپنا بُت خانہ صنعاء میں ریام نامی بنا رکھا تھا اس میں ایک سیاہ کتا تھا اور وہ دو حمیری جو تبع کے ساتھ نکلے تھے اسے نکال کر قتل کر دیا اور اس بُت خانہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔

اور رضا نامی بُت کدہ بنو ربیعہ بن سعد کا تھا اس کو مستوغر بن ربیعہ بن کعب بن سعد نے اسلام میں ڈھایا ان کی عمر تین سو تیس سال کی ہوئی تھی۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا تمہارے لیے لڑکے اور اللہ کے لیے لڑکیاں ہیں؟ کیونکہ یہ مشرک اپنے زعم میں فرشتوں کو اللہ کی لڑکیاں

سمجھتے تھے تو اللہ تعالٰی نے فرمایا: اگر تم آپس میں تقسیم کرو کسی کو صرف لڑکیاں اور کسی کو صرف لڑکے دے دو تو وہ بھی راضی نہ ہوگا اور یہ تقسیم نا انصافی کی سمجھی جائے گی چہ جائیکہ تم خدا کے لیے لڑکیاں ثابت کرو اور اپنے لیے لڑکے پسند کرو۔ ان کو تو تم نے اپنی مرضی سے گھڑ کر بغیر کسی دلیل و ثبوت کے معبود ٹھہرا کر جو چاہا نام گھڑ لیا ہے، ورنہ در اصل نہ وہ معبود ہیں اور نہ کسی ایسے پاک نام کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ خود یہ لوگ ان کی پوجا پاٹ پر کوئی دلیل پیش نہیں کر سکتے صرف اپنے بڑوں پر حسن ظن رکھ کر جو انہوں نے کیا تھا یہ بھی کر رہے ہیں۔ مکھی پر مکھی مارتے چلے جاتے ہیں۔

مصیبت تو یہ ہے کہ باوجود دلیل آجانے کے بعد، خدا کی واضح باتوں کے بعد پھر بھی باپ دادے کی غلط راہ کو نہیں چھوڑتے۔

هذا ما عندی .... واللہ اعلم بالصواب

اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے یہ کتاب تکمیل کے مراحل تک پہنچا دی۔ حق تعالٰی قبول فرما کر اس کتاب کو ہر دلعزیز بنائے اور ہمیں دین و دنیا کی سعادتیں عطا فرمائے اور ہمارے دل قرآن و سنت پڑھتے پڑھاتے اور عمل کرتے کراتے کی طرف پھیر دے تاکہ ہم اپنی زندگیاں اسلامی بنا کر دین و دنیا میں سرخروئی حاصل کریں۔ اے اللہ ہمیں دینی ذوق و شوق عطا فرما سچا اسلامی جذبہ اور توحید و سنت کی تڑپ عطا فرما۔ ہماری آنکھوں میں ہر وقت یہ شوق دامنگیر رہے کہ تیری مقدس کلام اور تیرے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان سے بہرہ اندوز ہوتی رہیں۔ اور ہم عمل کر کے اپنے دلوں میں یقین و معرفت کا نور بھر لیں۔ یہ سب کچھ تیری توفیق پر منحصر ہے۔

نیکی پر عمل کرنے کی توفیق بھی تیری طرف سے ایک نعمت عظمٰی ہے وہ بڑا خوش نصیب اور اقبال مند ہے جسے تو نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ اے اللہ! ہمیں بھی ان ہی لوگوں میں شامل کر جن کو تو نے نیکیوں کی توفیق عطا فرما کر منظفر فرمایا

ہے۔ ہمیں توحید پہ ثابت قدم رکھ۔ عزت کی زندگی عطا فرما۔ تمام برائیوں سے بچا۔ صحیح معنوں میں اپنے اسلام کا شیدائی اپنے مقدس دین کا فدائی بنا۔ اور ایمان پہ خاتمہ بالخیر فرما۔

اے اللہ! ہمارے عمل قبول فرما اور اسی کے بہانے ہماری آخرت سنوار دے اے اللہ! ہم سے راضی ہو جا۔ تیری رضا ہمیں دنیا و مافیہا سے پیاری ہے تیری رضا ہی تمام نعمتوں کی ضمانت ہے۔

وَاَدْخِلْنَا بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

رنگ و بُو کے دیوانو سُنو!

■ جوانی کی بہاریں ختم ہو جائیں گی!

ایک وقت آئے گا کہ جب،

■ اٹھتے ہوئے ہاتھ ڈھلک جائیں گے!

■ چمکتی آنکھیں پتھرا کر پھٹنے لگیں گی!

اُس وقت،

□ نہ ڈالر، نہ فیکٹریاں، نہ دوست واحباب کام آئیں گے۔

□ اس وقت کی جیت ــــــــ ہمیشہ کی جیت ہوگی۔

اور

□ اس وقت کی ہار ــــــــ ہمیشہ کی ہار ہوگی۔

لہٰذا اس وقت کے آنے سے پہلے سمجھ لو کہ،

دنیا کی بربادی اور آخرت کی رسوائی سے بچنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ ہمارا نہیں بلکہ ہمارے اور تمہارے مالک کا بتایا ہوا طریقہ ہے: "زمانے کی قسم، درحقیقت انسان سخت خسارے میں ہے۔ سوائے اُن (لوگوں) کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے اور ایک دوسرے کو حق کی تلقین اور صبر کی نصیحت کرتے رہے۔"

تو اے لوگو!!

ایمان لے آؤ اللہ پر، جیسا کہ ایمان لانے کا حق ہے۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ صرف وہی داتا، دستگیر، غوث اور مشکل کشا ہے۔ [illegible] اس سارے جہان کا رب، عبادت کا وہی ایک مستحق ہے اور اس کا کوئی شریک و سہیم نہیں۔

پھر ایمان لے آؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، جیسا کہ ایمان لانے کا حق ہے،

□ وہ اللہ کے آخری نبی، خاتم المعصومین اور افضل البشر ہیں۔

□ وہی ہمارے رہبر و رہنما، وہی قائد اعلیٰ و قائد اعظم ہیں۔

پس ان کی ہر بات لازم اور ہر سنت سند آخر ہے۔ ہر بدعت گمراہی اور قابل نفرت ہے۔

ہماری نجات کیلئے کتاب اللہ اور سنت رسول قیامت تک کیلئے کافی ہے۔

ہمارا کسی بھی فرقے سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم صرف اور صرف مومن، مسلم ہیں **اور** ہر شرک سے پاک زمین پر اللہ واحد کا کلمہ سربلند دیکھنے کے متمنی ہیں۔

□ ہے کوئی ایسا جو **شرک** کو مٹانے اور **توحیدِ خالص** کو پھیلانے کے لئے ہمارا ساتھ دینے پر تیار ہو ــــ؟